67926-کیا اپنے ملازمین اور خادموں کو زکاۃ دے سکتا ہے؟

سوال

کیا ملازمین مثلاڈرائیور، اور خادمہ پر زکاۃ کا مال صرف کرنا جائز ہے؟ اور رشتہ داروں میں سے زکاۃ کے مستحق افراد کی تحدید کیسے کی جاسکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر ڈرائیور اور گھریلو خادمہ زکاۃ
کے مستحقین میں شامل ہوتے ہوں تو ان پر زکاۃ صرف کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلا وہ
اتنے غریب اور مسکین ہیں کہ انہیں ملنے والی تنخواہ سے اہل خانہ کا خرچہ بھی پورا
نہیں ہوتا، تو فرمانِ الہی کے مطابق زکاۃ کے مصارف یہ ہیں :

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ
وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي
الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً
مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ)

ترجمہ : زکاۃ توصرف فقراء، مساکین،
اوراس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور گردنیں آزاد کرانے میں، اور قرض
داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف
سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے۔ التوبۃ/60

چنانچہ اگر وہ مذکورہ مصارف میں شامل
ہوتے ہیں تو انہیں زکاۃ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس میں
مالک [صاحب عمل] کی کوئی مصلحت نہیں ہونی چاہیے، مثلا بعد میں ان سے ایگریمنٹ اور
معاہدے سے زیادہ کام کروائے، یا پھر ان کے کچھ حقوق ادا نہ کرے، اور مالک انہیں
زکاۃ کا مال ادا کردے تا کہ وہ اپنے ان حقوق سے دستبردار ہو جائیں, وغیرہ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا
گیا :

اگر کسی تاجر کے پاس دوکان یا کمپنی
میں چھ سو ریال تنخواہ پر ملازم ہوں تو کیا تاجر انہیں زکاۃ کا مال دے سکتا ہے ؟

توانہوں نے جواب دیا :

"جی ہاں اگر وہ زکاۃ کے مصارف اور
مستحقین میں شامل ہوتے ہوں تو انہیں زکاۃ دی جا سکتی ہے، مثلا ان کے اہل و عیال کے
لیے یہ تنخواہ کافی نہ ہوتی ہو، یا پھر وہ مقروض ہوں اور ان کی تنخواہ سے قرض کی
ادائیگی نہ ہو سکتی ہو، یا اس طرح کا کوئی اور سبب، الغرض کہ وہ زکاۃ کے مستحق
افراد میں شامل ہوتے ہوں تو انہیں زکاۃ دینے میں کوئی حرج نہیں چاہے وہ آپ کے پاس
ملازم یا خادم ہی کیوں نہ ہوں " انتہی

"فتاوی الزکاۃ" (350)

اور فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الکریم بن
عبد اللہ الخضیر سے پوچھا گیا :

میرے پاس مسلمان خادم ہیں تو کیا میں
اپنے مال کی زکاۃ انہیں ادا کر سکتا ہوں ؟

شیخ کا جواب تھا :

"جب ملازم کو اس کی اجرت اور تنخواہ
پوری دی جائے پھر بھی اس کی ضروریات پوری نہ ہوتی ہوں یعنی اس کی تنخواہ ضروریات کے
لیے کافی نہ ہوتی ہو تو اسکی ضروریات پوری کرنے کیلئے زکاۃ دینے میں کوئی شرعی مانع
نہیں ہے؛ لیکن شرط یہ ہے کہ کام کی مصلحت کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں زکاۃ نہ دی
جائے۔ انتہی

دوم :

اور جن اقربا اور رشتہ داروں کو زکاۃ
دینا صحیح ہے اس کے بارہ میں سوال نمبر (21801) اور (21810)

کے جواب میں بیان کیا جا چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم.